روزنامہ
ٹیلی فون نمبر: 213029
C.P.L 29
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

بدھ 22 دسمبر 2004ء 9 ذیقعد 1425 ہجری 22 فتح 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 288

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

سورۃ فاتحہ (۔) اللہ تعالیٰ نے پیش کی ہے اور اس میں سب سے پہلی صفت رَبُّ الْعَالَمِیْن بیان کی ہے۔ جس میں تمام مخلوقات شامل ہے۔ اسی طرح ہر ایک مومن کی ہمدردی کا میدان سب سے پہلے اتنا وسیع ہونا چاہئے کہ تمام چرند پرند اور کل مخلوق اس میں آجاوے۔ پھر دوسری صفت رحمٰن کی بیان کی ہے۔ جس سے یہ سبق ملتا ہے کہ تمام جاندار مخلوق سے ہمدردی خصوصاً کرنی چاہئے۔ اور پھر رحیم میں اپنی نوع سے ہمدردی کا سبق ہے۔ غرض اس سورۃ فاتحہ میں جو اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کی گئی ہیں۔ یہ گویا خدا تعالیٰ کے اخلاق ہیں جن سے بندہ کو حصہ لینا چاہئے۔ اور وہ یہی ہے کہ اگر ایک شخص عمدہ حالت میں ہے تو اس کو اپنی نوع کے ساتھ ہر قسم کی ممکن ہمدردی سے پیش آنا چاہئے۔ اگر دوسرا شخص جو اس کا رشتہ دار ہے یا عزیز ہے۔ خواہ کوئی ہے اس سے بیزاری نہ ظاہر کی جاوے اور اجنبی کی طرح اس سے پیش نہ آئیں بلکہ ان حقوق کی پروا کریں جو اس کے تم پر ہیں۔ اس کو ایک شخص کے ساتھ قرابت ہے۔ اور اس کا کوئی حق ہے تو اس کو پورا کرنا چاہئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک اپنے اخلاق دکھائے ہیں کہ بعض وقت ایک بیٹے کے لحاظ سے جو سچا مسلمان ہے منافق کا جنازہ پڑھ دیا ہے بلکہ اپنا مبارک کرتہ بھی دے دیا ہے۔ اخلاق کا درست کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ جب تک انسان اپنا مطالعہ نہ کرتا رہے۔ یہ اصلاح نہیں ہوتی۔ زبان کی بداخلاقیاں دشمنی ڈال دیتی ہیں۔ اس لئے اپنی زبان کو ہمیشہ قابو میں رکھنا چاہئے۔ دیکھو کوئی شخص ایسے شخص کے ساتھ دشمنی نہیں کر سکتا جس کو وہ اپنا خیر خواہ سمجھتا ہے۔ پھر وہ شخص کیسا بیوقوف ہے جو اپنے نفس پر بھی رحم نہیں کرتا اور اپنی جان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے جبکہ وہ اپنے قویٰ سے عمدہ کام نہیں لیتا اور اخلاقی قوتوں کی تربیت نہیں کرتا۔ ہر شخص کے ساتھ نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آنا چاہیے.........

کوئی شخص اس قسم کا ہو کہ وہ اپنے اعمال میں سست ہے تو وہ اس قابل ہے کہ اس کے قصور سے درگزر کیا جاوے اور اس سے ان تعلقات پر زد نہ پڑے جو وہ رکھتا ہے۔

جو لوگ بالجہر دشمن ہو گئے ہیں ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوستی نہیں کی بلکہ ابوجہل کا سر کٹنے پر سجدہ کیا۔ لیکن جو دوسرے عزیز تھے۔ جیسے امیر حمزہ جن پر ایک وحشی نے حربہ چلایا تھا۔ تو باوجودیکہ وہ مسلمان تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ میری نظر سے الگ چلا جا، کیونکہ وہ قصہ آپؐ کو یاد آ گیا۔ اس طرح پر دوست دشمن میں پوری تمیز کر لینی چاہئے اور پھر ان سے علیٰ قدر مراتب نیکی کرنی چاہئے۔ (ملفوظات جلد دوم ص 262)

پاک زبان کی ہدایت

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایک بار اپنے کسی غلام سے خفا ہو کر اسے برا بھلا کہا۔ آنحضرت ﷺ وہاں موجود تھے۔ آپ نے فرمایا اے ابوبکر صدیقین اور لعانین ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ یہ سنتے ہی حضرت ابوبکر نے بطور کفارہ اس غلام کو آزاد کر دیا۔ اور عرض کیا آئندہ ایسی غلطی نہیں کروں گا۔

(الادب المفرد باب من لعن عبده جلد1 ص100 حدیث نمبر322)

چوتھی سالانہ علمی ریلی

مجلس انصاراللہ پاکستان

انصاراللہ میں علم کا ذوق شوق پیدا کرنے اور مقابلہ جات کی روح قائم کرنے کیلئے سالانہ علمی ریلی منعقد کی جاتی ہے۔ چوتھی علمی ریلی مورخہ 10 تا 12 دسمبر 2004ء کو قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان کے تحت کامیابی سے منعقد کی گئی۔ ان علمی مقابلہ جات میں 32 اضلاع کی 135 مجالس سے 322 انصار نے شرکت کی مورخہ 10 دسمبر کو شام 4 بجے محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے افتتاح کیا۔ جس کے ساتھ مقابلہ جات کا آغاز ہو گیا۔ ریلی کے تینوں دن پاکستان بھر کے اضلاع سے تشریف لانے والے انصار نے درج ذیل مقابلہ جات میں بھرپور شرکت کی۔ تلاوت معیار خاص مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود، مقابلہ تلاوت، نظم، بیت بازی، دینی معلومات، مقابلہ تقریر معیار خاص، حفظ قرآن اور تقریری مقابلہ اردو فی البدیہہ،

اس موقع پر پہلی دفعہ ایک شعری نشست بھی منعقد کی گئی۔ جس میں پاکستان کے بعض نامور احمدی شعراء نے شرکت کی۔

چوتھی علمی ریلی کی اختتامی تقریب مورخہ 12 دسمبر 204ء کو ایک بجے دوپہر مجلس انصاراللہ پاکستان کے بالائی ہال میں منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم

باقی صفحہ 8 پر

دارالضیافت کے ذریعہ قربانی کرنے والے احباب

دارالضیافت کے ذریعہ بیرون از ربوہ سے قربانی کروانے کے خواہشمند احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی رقوم حسب ذیل تفصیل کے مطابق جلد بھجوا کر ممنون فرماویں۔ تاکہ بروقت انتظام کیا جا سکے۔

(1) قربانی بکرا =/5000 روپے
(2) قربانی حصہ گائے =/2500 روپے

(نائب ناظر ضیافت۔ ربوہ)

رپورٹ تقریب سنگ بنیاد

جدید بلاک دفاتر تحریک جدید ربوہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مورخہ 16 دسمبر 2004ء بروز جمعرات احاطہ دفاتر تحریک جدید میں جدید بلاک کا سنگ بنیاد مکرم محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ وصدر مجلس تحریک جدید نے پونے گیارہ بجے دن رکھا۔

اینٹ رکھنے سے قبل مختصر تقریب منعقد ہوئی مکرم حافظ طیب احمد صاحب نے تلاوت کی اور مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے رپورٹ میں اس نئے بلاک کی تعمیر پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ تحریک جدید کے کام بڑھنے کی وجہ سے موجودہ دفاتر میں تنگی کے پیش نظر دفاتر میں توسیع ضروری ہوگئی تھی۔ اس لئے مکرم وکیل اعلیٰ صاحب نے نئے بلاک کی منظوری کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی۔ جسے حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت منظور فرمایا۔ اس نئے بلاک میں انشاء اللہ وکالت دیوان، مال اول، مال ثانی اور دفتر صدر مجلس تحریک جدید نیز دو کانفرنس روم اور لائبریری کی تعمیر ہوگی۔ یہ نیا بلاک دو منزلوں پر مشتمل ایک فریم سٹرکچر عمارت ہوگی جس میں تیسری منزل کی گنجائش بھی ہوگی۔ یہ عمارت زیادہ تر ہالز پر مشتمل ہوگی۔ جن میں حسب ضرورت پارٹیشنز کی جائیں گی اور یہ عمارت موجودہ پلنتھ لیول سے ہی شروع کی جائے گی۔ ہر منزل کی اونچائی ساڑھے دس فٹ ہوگی اور اس بلاک کی کل اونچائی تقریباً ساڑھے بائیس فٹ ہوگی۔ اس بلاک کے تین ونگز ہوں گے اور عمارت کا Face سرائے فضل عمر کی طرف ہوگا۔ اس بلاک کا دائیاں ونگ (مشرقی) وکالت تصنیف سے ملحق ہوگا جس کے گراؤنڈ فلور پر وکالت مال ثانی کا دفتر ہوگا۔ اس میں دفتر وکیل، نائب وکیل، کارکنان اور ریکارڈ روم ہوگا۔ اس ونگ کے فرسٹ فلور پر وکالت دیوان کا دفتر ہوگا۔ جس میں دفتر وکیل، نائب وکیل، کارکنان، شعبہ مربیان اور ریکارڈ روم ہوگا۔ اس بلاک کا بائیں ونگ (مغربی) وکالت تبشیر سے ملحق ہوگا۔ جس کے گراؤنڈ فلور پر ایک کانفرنس ایریا ہوگا۔ اور باقی حصہ دفتر وکیل المال اول، نائب وکیل اور بعض کارکنان کے لئے ہوگا۔ اس ونگ کے فرسٹ فلور پر ایڈیشنل وکیل المال اول، نائب وکیل، انسپکٹران اور بعض کارکنان کے دفاتر ہونگے۔ وسطی ونگ کے گراؤنڈ فلور پر مجلس تحریک جدید کی میٹنگ کے لئے کمیٹی روم اور دفتر صدر مجلس تحریک جدید ہوگا۔ اس ونگ کے فرسٹ فلور پر لائبریری اور ریکارڈ روم ہوگا۔ اس نئے بلاک کو مکمل طور پر ائیر کنڈیشنڈ کیا جائے گا انشاء اللہ۔ اس عمارت کا کل Covered Area تقریباً بیس ہزار مربع فٹ ہوگا۔ مکرم چوہدری صاحب نے مزید بتایا کہ نئے بلاک کی تعمیر کے بعد پرانے بلاک کی Renovation بھی انشاء اللہ کی جائے گی۔ مذکورہ بالا دفاتر کو نئے بلاک میں منتقل کرنے کے نتیجہ میں جو جگہ خالی ہوگی اس کو وکالت اشاعت، وکالت مال ثالث، دفتر امانت اور دفتر کمیٹی آبادی ربوہ میں حسب ضرورت تقسیم کیا جائے گا۔ مزید برآں انشاء اللہ موجودہ دفاتر کی چھتوں کو تبدیل کر کے ان کی اونچائی پندرہ فٹ سے کم کر کے ساڑھے دس فٹ کردی جائے گی اور اس کو بھی مکمل طور پر ائیر کنڈیشنڈ کر دیا جائے گا۔ اس کام میں مکرم قاسم احمد صاحب آرکیٹکٹ اور مکرم محمد عارف صاحب سٹرکچرل انجینئر کی معاونت حاصل رہے گی۔ انشاء اللہ۔ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کے بعد مندرجہ ذیل معززین نے اینٹیں نصب کیں مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ، حضرت مرزا عبدالحق صاحب صدر مجلس افتاء، مکرم قریشی افتخار علی صاحب، مکرم شیخ مظفر احمد صاحب صدر مجلس وقف جدید، مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب، مکرم سید میر محمود احمد صاحب، مکرم چوہدری محمد علی صاحب، مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب، مکرم مولانا عبدالباسط صاحب امیر جماعت انڈونیشیا، مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ، مکرم چوہدری سمیع اللہ سیال صاحب، مکرم سید میر قمر سلیمان احمد صاحب، مکرم مرزا فضل احمد صاحب، مکرم لئیق احمد عابد صاحب، مکرم قاسم احمد صاحب آرکیٹکٹ، مکرم محمد عارف صاحب سٹرکچرل انجینئر، مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب نمائندہ مربیان، مکرم جمیل احمد خان صاحب نمائندہ محررین، مکرم محمد عالم صاحب نمائندہ کارکنان تحریک جدید کے علاوہ محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان، محترمہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ اور محترمہ صاحبزادہ فائزہ لقمان صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ انگلستان نے بھی اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل کی۔ جس کے بعد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے دعا کروائی۔

سنگ بنیاد کے بعد مہمانوں کیلئے ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا۔ اس مبارک تقریب میں مہمانان کے علاوہ تمام کارکنان تحریک جدید شامل ہوئے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ اس نئی عمارت کی بروقت بخیر وخوبی تکمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اسے بابرکت فرمائے اور تحریک جدید کے ادارہ کو حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کرام کی توقعات پر ہمیشہ پورا اترتے رہنے کی توفیق بخشے۔ آمین

☆......☆......☆

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح وتقریب شادی

مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری احسان الرحمٰن صاحب بسرا مرحوم واقف زندگی باب الابواب ربوہ لکھتی ہیں۔ میرے بیٹے مکرم نعمت الرحمٰن بسراء صاحب باب الابواب ربوہ کا نکاح مورخہ 19 نومبر 2004ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں ہمراہ مکرمہ فوزیہ رحمان صاحبہ بنت مکرم چوہدری منیر الرحمٰن صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ سے بحق مہر مبلغ پچاس ہزار روپے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھا۔ مورخہ 20 نومبر کو مکرم منیر الرحمٰن صاحب نے اپنے گھر واقع دارالصدر جنوبی میں تقریب رخصتی کا اہتمام کیا۔ تقریب رخصتی کے موقعہ پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ نے دعا کرائی۔ مورخہ 22 نومبر 2004ء کو خاکسارہ نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کروایا اس موقعہ پر بھی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے دعا کرائی۔ بچہ مکرم چوہدری علی اکبر صاحب سابق نائب ناظر تعلیم کا پوتا اور بچی ان کی نواسی ہے۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت اور دونوں خاندانوں کیلئے مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے نسبتی بھائی مکرم مرزا محمد لطیف بیگ صاحب اسیر راہ مولا بعمر 69 سال مورخہ 7 دسمبر 2004ء کو حرکت قلب بند ہونے سے ٹاؤن شپ لاہور میں وفات پاگئے۔ اس سے پہلے آپ پتوکی ضلع قصور میں رہائش رکھتے تھے۔ آپ کا جنازہ بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں مکرم ناصر محمود خان صاحب مربی سلسلہ نے ظہر کی نماز کے بعد پڑھایا۔ احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں تدفین ہوئی۔ اور قبر تیار ہونے کے بعد مکرم بشیر الدین احمد صاحب نے دعا کروائی۔ آپ مکرم مرزا محمد شریف بیگ صاحب کے بیٹے اور مکرم مرزا دین محمد صاحب لنگروال۔ قادیان رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ آپ پر 1992ء سے مختلف عدالتوں میں احمدیت کی وجہ سے مقدمات چل رہے تھے۔ اور اس مہینے میں بھی عدالت میں تاریخ ہے۔ آپ فرقان فورس میں بھی خدمت سرانجام دیتے رہے۔ جماعت میں مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت انجام دیتے رہے۔ آپ نے آنکھوں کے عطیہ کی وصیت بھی کی ہوئی تھی۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں 4 بیٹے 2 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں دو بیٹے اور ایک بیٹی جرمنی سے ان کی پوتی کی شادی پر آئے تھے۔ اور ولیمہ کے اختتام پر ان کی وفات ہوئی۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم عبدالعزیز بھٹی معلم وقف جدید لکھتے ہیں۔ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم ساکن بھوئیوال ضلع شیخوپورہ فالج اور لقوہ کی وجہ سے بیمار ہیں اور بولنے سے قاصر ہیں۔ واپڈا ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے ان کی کامل صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ ربوہ لکھتی ہیں کہ میری بہن مکرمہ ناصرہ صاحبہ مقیم لاہور کو فالج کا حملہ ہوا ہے جس کا اثر زبان اور جسم کے دائیں حصے پر ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم وقاص احمد صاحب کارکن دفتر وصیت ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ فرزانہ جاوید صاحبہ زوجہ مکرم صائم جاوید صاحب ساکن جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 24 ستمبر 2004ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام ’’ماہرہ جاوید‘‘ عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچی مکرم محمد اجمل احسان صاحب دارالعلوم جنوبی احد کی نواسی اور مکرم رحمت علی جاوید صاحب جرمنی کی پوتی ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

☆......☆......☆......☆

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم محمد شریف صاحب انسپکٹر الفضل توسیع اشاعت الفضل، چندہ جات اور بقایاجات کی وصولی اور الفضل میں اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں ضلع سیالکوٹ کے دورہ پر ہیں۔ تمام احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

☆......☆......☆......☆

بشیر احمد رفیق صاحب

1959ء کے انگلستان مشن کی چند یادیں

جب مشن کی ماہوار آمد 80 پونڈ تھی

18 / فروری 1959ء کو خاکسار اہلیہ اور ایک بیٹے کے ساتھ انگلستان کے ساحل سمندر پر واقع شہر لیور پول پہنچا۔ ہمارا یہ سفر بحری جہاز کے ذریعہ 18 دن میں طے ہوا تھا۔ لیور پول سے ہم ریل گاڑی میں سوار ہوئے یہ انگلستان کی سرزمین پر خاکسار کا پہلا سفر تھا۔ یہ ٹرین بوٹ ٹرین کہلاتی تھی۔ جو جہاز کے مسافروں کو پانچ گھنٹوں میں نان سٹاپ لندن پہنچا دیتی تھی۔

گاڑی لندن کے یوسٹن اسٹیشن پر ٹھہری۔ شام ہو چکی تھی۔ لیکن اسٹیشن بقعۂ نور بنا ہوا تھا۔ اور رات میں دن کا سماں تھا۔ ہمارے استقبال کے لئے امام بیت الفضل مولود احمد خان صاحب تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان کے ساتھ لندن کے چند اور دوست یعنی مکرم عبدالعزیز دین صاحب۔ پروفیسر ڈاکٹر سلطان محمود شاہد صاحب۔ چوہدری محمد اشرف صاحب اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب بھی آئے ہوئے تھے۔ ہم مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی موٹر میں سوار ہوئے۔ سردی شدید تھی۔ کار لندن کے احمدیہ مشن ہاؤس کی طرف روانہ ہوئی۔ میں نے زندگی میں اتنا بڑا شہر کبھی نہیں دیکھا۔ سارا شہر روشنیوں کا شہر لگتا تھا کرسمس کی روشنیاں ابھی تک دکانوں اور سڑکوں پر جگمگ کر رہی تھیں مولوی عبدالرحمٰن صاحب ساتھ ساتھ قابل دید مقامات ہمیں دکھا رہے تھے ایک گھنٹہ کے بعد بالآخر ہماری گاڑی احمدیہ مشن ہاؤس یعنی 63 میلروز روڈ کے سامنے رکی۔ ہم نے کار سے اتر کر مشن ہاؤس میں قدم رکھتے ہی خدا کا شکر ادا کیا۔ کہ جس بیت الفضل اور مشن ہاؤس کا تذکرہ ہم ایک زمانہ سے سنتے چلے آئے تھے وہ آج ہماری آنکھوں کے سامنے تھا۔

مکرم امام صاحب کا قیام مشن کی پہلی منزل پر تھا۔ انہوں نے پرتکلف کھانے کا اہتمام کر رکھا تھا۔ تین ہفتوں کے بحری سفر کے بعد پہلی مرتبہ ہم نے ساگ گوشت کھایا تو بہت لطف آیا۔ بحری جہاز میں ہم نے گوشت کو ہاتھ نہیں لگایا تھا اور صرف سبزیوں پر گزارہ کیا تھا۔

کھانے کے بعد امام صاحب ہمیں ملحقہ بلڈنگ یعنی 61 میلروز روڈ میں لے گئے یہ چار منزلہ عمارت تھی۔ اور اس میں احمدی کرایہ دار مقیم تھے۔ چوتھی منزل پر ایک کمرہ کا فلیٹ تھا۔ یہ ہماری رہائش گاہ تھی۔ امام صاحب نے فلیٹ کی چابی ہمیں دی۔ اور ہم نے اپنا سامان رکھا۔ رات کافی بیت چکی تھی اور سفر کی تھکان بھی تھی۔ جلد سونے کی کوشش میں بستروں پر دراز ہو گئے رات یخ بستہ تھی۔ سارا فلیٹ کرۂ زمہریر بنا ہوا تھا۔

اس زمانہ میں گھروں میں سنٹرل ہیٹنگ کا کوئی انتظام نہ تھا۔ عام طور پر گھروں میں کوئلے کی انگیٹھیاں یا تیل سے چلنے والے ہیٹرز ہوتے تھے۔ لیکن ہمارا فلیٹ ان دونوں سہولیات سے محروم تھا۔ ہم پاکستان سے اپنے ساتھ رضائیاں لائے تھے۔ ان میں گھس گئے۔ لیکن سردی اتنی شدید تھی کہ رضائیاں بھی اس کی شدت کو کم کرنے میں ناکام ہو گئیں۔ رات آنکھوں میں کٹی اور خدا خدا کر کے صبح ہوئی۔ باہر سڑکوں اور فٹ پاتھوں پر برف جمی ہوئی تھی۔ مشن کے باغ کو بھی برف کی سفید چادر نے پوری طرح ڈھانپ رکھا تھا۔

صبح ہونے پر ہم ناشتہ کے لئے محترم امام صاحب کے گھر گئے۔ انہوں نے پوچھا۔ رات کیسے کٹی۔ میں نے عرض کیا۔ اتنی شدید سردی تو میں نے زندگی میں کبھی نہیں دیکھی تھی۔ ربوہ میں بھی ہمارے گھر میں بجلی کے ہیٹرز موجود تھے۔ امام صاحب نے فرمایا۔ افسوس کہ آپ کے فلیٹ میں ہیٹرز مہیا کرنے کی بجٹ میں گنجائش نہیں ہے۔

دوپہر کو محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب تشریف لائے۔ آپ واقف زندگی تھے۔ لیکن اب فراغت پا کر اپنا کاروبار کرتے تھے۔ مجھے رات کی شدید سردی سے نزلہ کا عارضہ تھا۔ مولوی صاحب موصوف نے پوچھا۔ کوئی تکلیف تو نہیں۔ خاکسار نے عرض کیا۔ مولوی صاحب میرے فلیٹ کو گرم رکھنے کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔ نہ جانے اس شدید سردی میں وقت کیسے گزرے گا مکرم مولوی صاحب نے فرمایا کہ وہ فنانس کمیٹی کے ممبر ہیں اور یہ بات درست ہے کہ بجٹ میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ لیکن وہ اپنی جیب سے خرچ کر کے خاکسار کو ایک تیل کا ہیٹر مہیا کر دیں گے۔ اور جب بجٹ میں گنجائش نکل آئے گی تو رقم لے لیں گے۔ تھوڑی دیر بعد وہ بازار سے ایک تیل سے چلنے والا ہیٹر لے آئے۔ میں نے یہ اپنے ایک کمرہ میں جلایا۔ کمرہ کی سردی میں کمی آنی شروع ہوئی تو میری جان میں جان آئی اور میں نے اللہ کا شکر ادا کرنے کے ساتھ مولوی عبدالرحمٰن صاحب کے لئے بہت دعا کی۔ میں ان کا یہ احسان کبھی نہیں بھول سکتا۔

دو چار دن کے بعد ایک دن مکرم امام صاحب نے مجھے ایک فہرست دی اور فرمایا کہ اس فہرست میں برطانیہ میں مقیم دو صد افراد کے نام ہیں لیکن ان میں سے اکثر طالب علم ہیں۔ جو ممکن ہے وطن واپس جا چکے ہوں اور بعض ایسے ہیں جو عید پر ہی نظر آتے ہیں۔ تم اس فہرست کے افراد کو چیک کر کے ایک نئی فہرست تیار کرو۔ صرف ان احمدیوں کی جو واقعی برطانیہ میں موجود ہیں۔ میں نے ان سب احباب سے رابطہ کی کوشش کی۔ اور کچھ عرصہ کی جدوجہد اور دوڑ دھوپ کے بعد جن احباب سے رابطہ کر سکا۔ ان کی کل تعداد 149 نکلی۔ گویا 1959ء میں سارے انگلستان میں یہ کل احمدیوں کی تعداد تھی۔

جماعت ان دنوں زیادہ تر نوجوانوں پر مشتمل تھی۔ فیملی والے خال خال تھے۔ ساری جماعت میں صرف مولوی عبدالرحمٰن صاحب، چوہدری محمد اشرف صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب کے پاس کاریں تھیں۔ اور یہ تینوں کاریں مشن کے استعمال میں بھی آیا کرتی تھیں۔ انہیں جب بھی جماعتی کاموں کے سلسلہ میں بلایا جاتا تھا یہ فوراً اپنی کار سمیت حاضر ہو جایا کرتے تھے۔ پٹرول بھی اپنا خرچ کر کے جماعتی کاموں کو مستعدی سے سرانجام دیتے تھے۔

مولوی عبدالرحمٰن صاحب غالباً 1948ء میں پہلی مرتبہ بطور تجارتی مربی انگلستان بھجوائے گئے تھے۔ بعد میں انہوں نے وقف سے فراغت حاصل کر لی اور انگلستان میں بس گئے نہایت مخلص فدائی اور خادم دین تھے۔ میں جب انگلستان پہنچا تو یہ ایک ریسٹورنٹ چلا رہے تھے۔ بعد میں پاکستان ہائی کمیشن کے زیر اہتمام چلنے والے پاکستانی کینٹین کے مالک بنے۔ ہر کسی کے کام آنے والے اور خدمت گزار انسان تھے۔ مجھے یاد نہیں کہ کبھی انہیں کسی جماعتی خدمت کے لئے بلایا گیا ہو۔ اور انہوں نے کسی قسم کی پس وپیش کی ہو۔

چوہدری محمد اشرف صاحب ایک زمانہ سے انگلستان میں مقیم تھے۔ نہایت مخلص مہمان نواز خادم دین اور خوش خلق انسان تھے۔ دوستوں کو باصرار گھر لے جا کر ان کی خاطر تواضع کرنے میں خوشی محسوس کرتے تھے۔ گھر پر تو خیر مہمان نوازی کیا ہی کرتے تھے۔ اکثر جماعتی میٹنگز کے مواقع پر گھر سے انواع واقسام کی مٹھائیاں وغیرہ لا کر احباب کی خدمت میں پیش کرتے تھے۔ ان کی موٹر کار ہر کسی کے استعمال کے لئے ہر وقت حاضر رہتی تھی۔ اس لئے بعض احباب مذاقاً ان کی کار کو ''مشن کی مفت ٹیکسی'' بھی کہا کرتے تھے۔ مجھے ان کے ساتھ کئی مرتبہ لندن سے سو دو سو میل باہر تک جانے کا اتفاق ہوا لیکن باوجود میرے اصرار کے کبھی پٹرول کے لئے ایک پینی بھی قبول نہ کرتے تھے۔ ان کی بیگم صاحبہ ایک عرصہ تک انگلستان لجنہ اماء اللہ کی صدر بھی رہیں۔ مولوی عبدالکریم صاحب بھی واقف زندگی تھے۔ افریقہ میں لمبے عرصہ تک خدمات بجا لانے کے بعد بعض مجبوریوں کی وجہ سے فراغت حاصل کر کے لندن میں مقیم ہو گئے تھے۔ ان کی کار بھی مشن کے کاموں کے لئے وقف رہتی تھی۔ یہ محترم مولانا محمد احمد جلیل کے چھوٹے بھائی تھے۔

عبدالعزیز دین صاحب ایک لمبے عرصہ سے انگلستان میں رہتے تھے۔ بچپن میں اپنے والد حضرت عزیز دین صاحب کے پاس جو ان دنوں انگلستان میں تھے۔ چلے آئے تھے۔ عبدالعزیز دین کو جماعت کی خدمت کی لمبے عرصہ تک توفیق ملی۔ حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب نے جب ہائیڈ پارک میں ایک پادری سے مناظرے کئے تو عبدالعزیز دین ٹائم کیپر کے فرائض سرانجام دیتے تھے 1931ء میں جب قائداعظم محمد علی جناح بار ہا لندن مشن حضرت مولانا درد صاحب سے ملنے آتے تھے تو عبدالعزیز دین صاحب ان کی مہمان نوازی کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ مرحوم فرشتہ سیرت۔ مخلص۔ فدائی اور بے نفس انسان تھے۔

1959ء میں لندن کا مشن دو مکانات پر مشتمل تھا۔ یعنی 61 اور 63 میلروز روڈ 63 میلروز روڈ تو مشن ہاؤس تھا۔ یہ تین منزلہ عمارت تھی۔ اور ایک تہ خانہ تھا۔ تہ خانہ میں ایک باورچی خانہ اور ایک کمرہ بھی تھا۔ یہ باورچی خانہ جماعتی تقاریب کے دنوں میں استعمال ہوتا تھا۔ اور کمرہ میں کوئی نہ کوئی احمدی مہمان رہائش پذیر رہتا تھا۔ گراؤنڈ فلور پر دو بڑے کمرے تھے۔ جس کے درمیان کی دیوار کو گرا کر وہاں ایک Sliding door ہوا کرتا تھا۔ عام دنوں میں ایک کمرہ بطور ڈرائینگ روم اور دوسرا کمرہ بطور لائبریری استعمال ہوتا تھا۔ لیکن میٹنگز کے لئے درمیانی دروازہ کھول کر سارے کمرہ کو استعمال میں لایا جاتا تھا۔ گراؤنڈ فلور پر دو دفاتر بھی تھے اور ایک غسلخانہ بھی تھا۔ اور باہر کی طرف بالکنی تھی۔ اوپر کی دو منزلیں امام کی رہائش گاہ کے طور پر استعمال میں لائی جاتی تھیں۔

61 میلروز روڈ ایک وسیع وعریض بلڈنگ تھی۔ اس میں زیر زمین ایک فلیٹ کے علاوہ اوپر تین منزلیں تھیں۔ 1955ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی لندن تشریف لائے تو اسی بلڈنگ میں رہائش پذیر ہوئے تھے جبکہ 1967ء میں اپنے دورۂ انگلستان کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 63 میلروز روڈ میں قیام فرمایا تھا۔ ابتداء میں جب بیت الفضل کے لئے قطعہ خریدا گیا تھا۔ تو اس کے ساتھ 63 میلروز روڈ کی بلڈنگ کے علاوہ قریباً ایک ایکڑ زمین کا ٹکڑا بھی تھا۔ جبکہ 61 میلروز روڈ ایک انگریز کی ملکیت میں تھا۔ جو بیت الفضل بن جانے کے بعد جماعت کا بہت مخالف ہو گیا تھا اور اس نے بیت الفضل سے نداء دیئے جانے کی مخالفت بھی کی تھی۔ اور لوکل کونسل میں جماعت کے خلاف دعویٰ دائر کیا تھا۔ کہ یہ بیت الفضل میں نداء نہ دیا کریں۔ لیکن کونسل نے جماعت کے حق میں فیصلہ دیا تھا۔

جنگ عظیم دوم کے ایام میں جب بیت الفضل

کے اردگرد کے علاقہ میں جرمن بمباری نے شدت اختیار کی۔تو 61 میلروز روڈ کے مالک نے اپنا مکان فروخت کے لئے لگا دیا۔لیکن ساتھ ہی یہ شرط بھی عائد کردی کہ یہ مکان کسی ہندوستانی کو نہ بیچا جائے۔تاکہ احمدی اس کو نہ خرید سکیں ان دنوں حضرت مولوی جلال الدین شمس صاحب امام تھے۔انہوں نے ایک انگریزی نو احمدی کو ایجنٹ کے پاس بھیجا اور مکان کا سودا کرا لیا۔چنانچہ یہ مکان کچھ عرصہ اس انگریز احمدی کے نام رہا۔بعد میں جماعت نے اپنے نام منتقل کرا لیا۔

63 میلروز روڈ کا مشن ہاؤس بہت تاریخی اہمیت کا حامل تھا۔اس میں 1967ء میں حضرت خلیفہ ثالث آ کر قیام پذیر ہوئے تھے۔اپنے طالب علمی کے زمانہ میں بھی حضور نے اپنی تعطیلات کا اکثر حصہ اس عمارت میں گزارا تھا۔مسلم دنیا کے چند بڑے مشاہیر بھی اس مشن ہاؤس میں آتے رہے۔جن میں قائداعظم محمد علی جناح۔شاہ فیصل آف سعودی عرب۔شاہ ادریس آف لیبیا۔علامہ سر محمد اقبال۔سر فیروز خان نون جو بعد میں پاکستان کے وزیراعظم بھی رہے۔ سر شیخ عبدالقادر۔مشہور صحافی۔غلام رسول مہر اور م۔ش۔مشہور مؤرخ عاشق حسین بٹالوی۔میاں ممتاز دولتانہ سابق وزیراعلیٰ پنجاب۔ وغیرہ شامل تھے۔ان کے علاوہ سر سنگھاٹے گورنر جنرل گیمبیا پریذیڈنٹ ٹب مین آف لائبیریا اور بہت سارے وزراء۔ سفراء اور عمائدین بھی اس مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔یہ دونوں عمارات 1970ء میں نئی عظیم الشان بلڈنگ بن جانے کے بعد مسمار کردی گئیں۔

1959ء میں لندن میں خدام الاحمدیہ کی تنظیم قائم تھی۔ ملک خلیل الرحمٰن قائد ہوا کرتے تھے۔ یہ نہایت فعال اور مخلص کارکن تھے۔1962ء میں نئے نظام کے ماتحت مرکز نے خاکسار کو برطانیہ میں خدام الاحمدیہ کا نائب صدر مقرر کردیا۔ان دنوں صدر مجلس خدام الاحمدیہ، پاکستان میں ہوا کرتے تھے۔ بیرونی ممالک میں نائبین کا تقرر کردیا جاتا تھا۔لجنہ اماء اللہ کی تنظیم بھی قائم تھی۔اس کی صدر مسز نسیم ہوا کرتی تھیں۔ان کے خاوند ڈاکٹر نسیم صاحب جو الہ آباد ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ جج تھے اور مجلس عاملہ انگلستان کے جنرل سیکرٹری تھے خاکسار کی آمد پر مرکز نے خاکسار کو نائب امام ہونے کے علاوہ مجلس عاملہ کا جنرل سیکرٹری اور فنانس سیکرٹری مقرر کردیا تھا۔مسز نسیم کے بعد مسز اشرف صدر لجنہ منتخب ہوئیں۔ان کے بعد ایک لمبے عرصہ تک مسز سلام جو ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی اہلیہ ہیں۔صدر لجنہ رہیں ان کے دور صدارت میں لجنہ نے بہت ترقی کی۔برطانیہ بھر میں نئی لجنات کا قیام عمل میں آیا۔سالانہ اجتماعات کا آغاز ہوا۔

بیت الفضل میں ان دنوں ہیٹنگ (Heating) کا انتظام بہت ناقص تھا۔چند ہیٹر تھے۔جبکہ بیت الذکر کا فرش سردیوں میں بے حد ٹھنڈا رہتا تھا۔سردیوں میں نمازیوں کی تعداد معدودے چند ہوتی تھی۔ اور بیت الذکر کو گرم کرنے پر بہت زیادہ خرچ آتا تھا۔اس لئے عموماً موسم سرما میں نمازیں مشن ہاؤس کے ایک کمرہ میں ادا کی جاتی تھیں۔انگلستان میں ان دنوں شدید سردی پڑتی تھی۔دسمبر، جنوری، فروری اور بسا اوقات مارچ میں بھی برفباری ہوجاتی تھی۔موسم سرما کی سب سے تکلیف دہ بات شدید دھند ہوا کرتی تھی۔ جو بعض اوقات ایک دو دن متواتر رہتی تھی۔اس شدید دھند میں اکثر صرف چند فٹ تک نظر آتا تھا۔اور یوں لگتا تھا کہ کسی نے سفید چادر تان رکھی ہے۔ یہ موسم دمہ کے مریضوں کے لئے خطرناک ہوتا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ 1960ء میں ایک دفعہ میں اپنے قریبی بازار سے مشن ہاؤس کی طرف آرہا تھا کہ اچانک دھند چھا گئی۔اور تھوڑی ہی دیر میں بمشکل ایک فٹ یا اس سے بھی کم نظر آنے لگا۔ میں سخت پریشانی کا شکار ہوا راستہ نظر نہیں آتا تھا۔سردی کی شدت اس کے علاوہ تھی۔ میں بے بسی کی حالت میں فٹ پاتھ کی ایک جانب کھڑا ہوگیا۔دھند کی وجہ سے سڑکیں بھی سنسان تھیں۔ٹریفک رک گئی تھی۔اور مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کروں۔دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے کہ اللہ کی مدد حاصل ہو اور کسی طرح گھر تک پہنچ سکوں۔اسی گھبراہٹ میں میں نے اپنے قریب آہٹ سنی۔ تو میں نے مدد کے لئے درخواست کی ایک انگریز نے میرا ہاتھ پکڑا اور پوچھا کہاں جانا ہے میں نے گھر کا پتہ بتایا وہ کہنے لگے۔میں نے بھی اسی سڑک پر جانا ہے۔آؤ اکٹھے قدم قدم چلتے ہیں مجھے دھند میں گھر تک پہنچنے کا تجربہ ہے۔چنانچہ میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کے ساتھ چلنا شروع کیا۔اور کچھ دیر بعد گھر پہنچا۔اور انگریز کا دلی شکریہ ادا کیا۔اور خدا کا شکر کیا۔

1965ء میں لندن کو دھوئیں سے پاک کردیا گیا اور تمام کوئلے سے چلنے والی فیکٹریوں کو بند کردیا گیا۔تو دھند ختم ہوئی۔کوئلے فیکٹریوں کی وجہ سے لندن کی عمارات بھی سیاہ ہوجاتی تھیں چنانچہ ہاؤسز آف پارلیمنٹ اور بعض اور عمارات کو صاف کرنے پر کروڑوں پونڈ خرچ ہوئے۔تب جا کر ان کی موجودہ صاف صورت نکل آئی۔

ان دنوں عیدین کی تقاریب کے بعد مشن کی طرف سے تمام حاضرین کو دوپہر کا کھانا پیش کیا جاتا تھا۔ ساری ساری رات مشن کے تہ خانے والے باورچی خانہ میں کھانا تیار کیا جاتا تھا۔عبدالعزیز دین صاحب عبدالرحیم صاحب ماریشس۔مولوی عبدالکریم صاحب۔مولوی عبدالرحمٰن صاحب۔شیخ منصور احمد صاحب اور چوہدری منصور احمد صاحب اور بعض دیگر احباب ساری ساری رات کھانے کی تیاری میں لگے رہتے تھے۔اس زمانہ میں کثرت سے غیر از جماعت احباب جن میں ہندوستانی پاکستانی احباب کے علاوہ ترک اور سائپرس کے لوگ بھی عید کی نماز بیت الفضل میں پڑھا کرتے تھے۔ اس طرح عید کا سارا دن بیت الفضل سے ملحقہ باغ میں گزر جایا کرتا تھا۔لوگ شام کو چائے کے بعد رخصت ہوتے تھے۔ 1931ء میں قائداعظم محمد علی جناح بھی عیدالاضحیہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے اور کھانے کے بعد ہندوستان کی آزادی پر بیت الفضل کے احاطہ میں ایک ولولہ انگیز تقریر کی تھی۔

ہر پندرہ روز بعد مشن ہاؤس میں میٹنگز کا اہتمام کیا جاتا تھا ان میٹنگز میں مسلمان اور غیر مسلم سکالرز خطاب کرتے تھے۔ 1959ء میں لنڈن یونیورسٹی کے فقہ کے بہت بڑے سکالر Mr.Anderson تشریف لائے تھے۔اکثر تقریر بھی کرتے اور اگر تقریر نہ ہوتی تو عمومی بحث میں شریک ہوجایا کرتے تھے۔پروفیسر اینڈرسن نے اسلامی فقہ پر بہت ساری کتب تحریر کی ہیں۔ جواب شامل نصاب ہیں۔ اس قسم کی میٹنگز میں جب علامہ اقبال اور دیگر ہندوستانی اراکین گول میز کانفرنس لندن میں ہوتے تھے تو شرکت کرتے تھے۔چنانچہ ایک مرتبہ جب انگریز نو احمدی بچی نے قران کریم کی تلاوت کی تو علامہ اقبال کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اسے ایک گنی بطور انعام دی۔

1959ء میں ان مجالس کے روح رواں عبدالعزیز دین صاحب اور حضرت میر عبدالسلام صاحب ہوا کرتے تھے۔جو حضرت مسیح موعود کے رفیق بھی تھے۔آپ کو انگریزی زبان پر زبردست قدرت حاصل تھی۔

اس وقت کے امام مولود احمد خان صاحب دہلی کے رہنے والے تھے دہلی یونیورسٹی کے گریجویٹ تھے۔آپ اچھے مقرر تھے۔انگریزی زبان بھی بہت اچھی بولتے تھے۔خاکسار ان کا نائب تھا۔

لندن پہنچنے کے چند دن بعد میری ملاقات بلال نٹل سے ہوئی۔آپ انگریز نو احمدی تھے۔نہایت خوش طبع۔ملنسار اور احمدیت کے شیدائی تھے۔ 1926ء میں جب بیت الفضل کا افتتاح ہوا۔تو انگریزوں کی طرف سے پہلی نداء آپ نے دی تھی۔حضرت خلیفہ ثانی نے آپ کا نام بلال اسی لئے رکھا تھا۔ بلال نٹل سے میرا تعلق دن بدن مضبوط ہوتا چلا گیا۔اکثر ویک اینڈ پر وہ مشن ہاؤس میں ہی دو دن مقیم ہوجایا کرتے تھے اور مشن کے وسیع باغ کی صفائی کٹائی وغیرہ میں ہاتھ بٹاتے تھے دیسی کھانے بھی بنانے سیکھ لئے تھے۔اور شوق سے تہوار کے دن کوئی نہ کوئی دیسی ڈش تیار کر کے سب کو کھلایا کرتے تھے۔ بلال نٹل کو حضرت خلیفہ ثانی سے عشق کی حد تک تعلق تھا۔اکثر ان کا ذکر کیا کرتے تھے۔

1959ء میں ایک اور نو احمدی انگریز مسٹر سمرز ہوا کرتے تھے۔ان سے بھی میرا گہرا تعلق قائم ہوا۔آپ احمدیت کے شیدائی تھے۔حضرت مسیح موعود کے عشق میں سرشار تھے۔کہا کرتے تھے کہ میرے سرہانے قرآن کریم اور ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' موجود رہتی ہے اور میں ان پر غور و فکر کرتا ہوں۔ماہوار چندہ میں نہ صرف انتہائی باقاعدہ تھے۔ بلکہ ان دنوں سب سے زیادہ ماہوار چندہ انہی کا ہوا کرتا تھا طبعاً خاموش طبیعت کے مالک تھے۔لمبی لمبی نمازیں پڑھا کرتے تھے اور بیت الفضل میں لمبے عرصہ تک خاموش بیٹھ کر ذکر الٰہی کرتے تھے۔

انہی دنوں میری ملاقاتیں انگریز نو احمدیوں مسٹر بانڈ ر اور مسٹر سٹن اور مسٹر بلال سے بھی ہوئیں۔مسٹر بانڈ اور مسٹر سٹن ادھیڑ عمر کے انگریز تھے۔ یہ حضرت مولوی فرزند علی خان صاحب کے زمانہ میں جماعت میں شامل ہوئے تھے۔اور نہایت مخلص تھے۔مسٹر بانڈ کو باغبانی کا شوق تھا۔مشن ہاؤس کے باغ میں ان کے ہاتھ لگا ہوئے بے شمار پھول ہوتے تھے۔

اس زمانے کا انگلستان آج کے انگلستان سے بہت مختلف تھا۔لوگوں میں اخلاق۔دیانت اور شرافت اور ہمدردی کا جذبہ آج کل سے کہیں زیادہ تھا۔راہ چلتے انگریز ایک دوسرے کو گڈ مارننگ یا گڈ ایوننگ وغیرہ کہنے کے عادی تھے۔ایک دوسرے کی مدد کا جذبہ بے حساب تھا۔ دیانت کا یہ عالم تھا۔کہ جب میں انگلستان میں پہنچا تو مجھے بتایا گیا کہ صبح سویرے منہ اندھیرے دودھ والا آ کر گھروں کے آگے دودھ کی بوتلیں رکھ جاتا ہے۔اس لئے تمہیں جتنے دودھ کے بوتلوں کی ضرورت ہو۔آرڈر کردو وہ روزانہ دودھ تمہارے دروازے کے باہر رکھ جایا کرے گا۔اور ہفتہ کے روز رقم لے جایا کرے گا۔ میں نے بوتلیں آرڈر کردیں اور پھر مہینوں دودھ والے کی شکل نہیں دیکھی۔وہ ہر جمعہ کے دن دودھ کے بوتلوں کے نیچے اپنا بل رکھ دیتا تھا۔ میں رات کو بوتلوں کے نیچے چیک رکھ دیتا تھا۔ اس طرح کام چلتا رہتا۔ جب مزید دودھ کی بوتلوں کی ضرورت ہوتی تو ایک شام قبل بوتل کے نیچے لکھ کر رکھ دیتا کہ مزید اتنی بوتلیں درکار ہیں۔کبھی ایسا نہیں ہوا۔کہ کوئی باہر سے دودھ کی بوتل اٹھا کر لے گیا ہو۔یا رقم اڑا لی ہو۔لیکن اب تو اگر فوراً دودھ کی بوتل اندر نہ لے جائیں تو خطرہ ہوتا ہے کہ کوئی بچہ یا سکول کو جانے والا طالب علم دودھ کی بوتل اٹھا کر نہ لے جائے۔رقم باہر رکھنے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

ان دنوں سودا سلف مفت گھر میں پہنچانے کا دکانوں کی طرف سے عام انتظام ہوتا تھا۔مشن ہاؤس کے قریب ہی ایک گروسری کی دکان تھی۔ میں انہیں فون پر یا خود وہاں جا کر آرڈر دے جاتا تھا اور رقم ادا کر دیتا تھا۔اگر فون پر آرڈر دیا ہوتا تو رقم بھی دکاندار سامان پہنچا کر وصول کرتا تھا۔دکاندار شام کو سامان گھر کے دروازہ کے باہر رکھ دیتا تھا اور یوں لمبے عرصہ تک دکاندار کی شکل بھی نہیں دیکھتے تھے۔اب تو گھر پر Delivery کا رواج ہی ختم ہوگیا ہے۔بعض بڑی دکانیں پیسے لے کر البتہ Delivery کر جاتی ہیں۔

بینک مینیجروں اور ڈاکٹرز یعنی G.P سے ذاتی تعلق ہوتا تھا۔بینکوں میں عام طور پر ایک مخصوص رقم تک چیک بغیر تصدیق کئے کیش ہوجایا کرتا تھا۔بنک کا عملہ اپنے گاہکوں کو فرداً فرداً جانتا پہچانتا تھا۔اور باہمی اعتماد کی فضا قائم تھی۔جواب نہیں ہے۔

1959ء میں انگلستان کی مجلس عاملہ کے افراد مندرجہ ذیل تھے۔امام صاحب صدر۔ڈاکٹر محمد نسیم صاحب سابق جج الہ آباد ہائی کورٹ، جنرل سیکرٹری۔

باقی صفحہ 6 پر

Human Resources Management کا تفصیلی تعارف

ہیومن ریسورسز مینجمنٹ، پاکستان میں ابھرتا ہوا کامیاب شعبہ

تحریر: عزیز احمد عمر بھٹی صاحب

ہیومن ریسورسز مینجمنٹ HRM پاکستان میں انتہائی تیزی سے بڑھتی ہوئی فیلڈ یا شعبہ ہے۔ جس میں ملازمت کے مواقع تقریباً 90% ہیں۔ جبکہ پرائیویٹ سیکٹر میں اس کی اہمیت اور ضرورت جس تیزی سے بڑھ رہی ہے اس کا اندازہ آپ کسی بھی اخبار میں ملازمتوں کے اشتہارات سے بآسانی لگا سکتے ہیں۔ صرف چند سال پہلے اس فیلڈ کا نام کسی کے سامنے لیتے تھے تو ساتھ بتانا پڑتا تھا کہ یہ کس سے متعلق ہے مگر اس وقت پاکستان کے تمام اچھے کالج اور یونیورسٹیز میں یہ مضمون پڑھایا جا رہا ہے۔

MBA(Fin) اور MBA(Mkt) کا نام تو سبھی جانتے ہیں۔ ان کا Scope اور اس میں پڑھایا جانے والا مواد بھی کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے مگر MBA(HRM) یا Masters in HRM ضرور نیا ہے۔

HRM کیا ہے؟

آسان ترین لفظوں میں اس کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے کہ ''کسی بھی کمپنی یا آرگنائزیشن میں کام کرنے والے تمام کارکنان سے متعلق ہر ایک کام کو سرانجام دینے والا شعبہ HRM کہلاتا ہے۔

اس میں ان کی ملازمت، ٹریننگ، تنخواہ، مراعات، صحت وحفاظت، مزدوروں کے تعلقات اور ایچ آر پلاننگ وغیرہ شامل ہیں۔ اگر کوئی شخص شعبہ مال کے کام کو آسان لفظوں میں بتانا چاہے تو وہ یوں بتائے گا کہ اس ڈیپارٹمنٹ کا کام کمپنی کے لئے مالی امور سرانجام دینا ہے یا کمپنی کے آپریشنز کے لئے روپے کی فراہمی ہے۔

اسی طرح مارکیٹنگ ڈیپارٹمنٹ کا کام کمپنی یا آرگنائزیشن کی مصنوعات اور سروسز کو فروخت کرنا ہوتا ہے۔ پس بالکل اسی طرح HRM کا کام ملازمین کو رکھنے، ان سے کام لینے اور ان کو نکالنے تک کے مراحل کے لئے ہوتا ہے۔

HR پڑھنے والے یہ بات اکثر کہتے ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک کمپنی اپنے ملازمین سے تو معاملہ کرتی ہے مگر HR ڈیپارٹمنٹ نہیں کھولتی حالانکہ رقوم کے لئے مالیات اور مصنوعات کے لئے مارکیٹنگ کا شعبہ ضرور کھولتی ہے۔

پاکستان میں اس شعبہ کی اہمیت

بات جو بھی ہو اس فیلڈ نے اپنی اہمیت بنالی ہے۔ اور پاکستان میں بہت تیزی سے اس کے شعبہ جات مختلف کمپنیوں نے کھولنے شروع کردیئے ہیں۔ پرائیویٹ اداروں میں پرل کانٹینینٹل، میکڈونلڈز، کے ایف سی، شوکت خانم میموریل ہسپتال وغیرہ قابل ذکر ہیں جبکہ قومی اداروں میں واپڈا، پی آئی اے اور شیخ زاید ہسپتال کے HR ڈیپارٹمنٹس قابل ذکر ہیں۔

ISO اور دوسرے Quality ایوارڈز میں باقاعدہ اس کے نمبر رکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ یورپ، امریکہ اور کینیڈا نے اس فیلڈ میں بہت زیادہ ترقی کرلی ہے۔ جلسہ سالانہ کینیڈا 2004ء کے آخری دن کینیڈا کے Minister of Human Resources نے بھی خطاب کیا۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں باقاعدہ اس کی وزارت قائم ہے۔

اس شعبہ کے کام

بنیادی طور پر HRM چھ بڑی چیزوں کا مجموعہ ہے لیکن یہ بات ہر کمپنی کے لحاظ سے درست نہیں کیونکہ کسی کے وسائل محدود ہوتے ہیں تو کسی کے بہت وسیع اور کسی کے آپریشن صرف ایک ملک میں ہوتے ہیں تو کسی کے کئی ملکوں میں۔ بہر حال یہ چھ اقسام درج ذیل ہیں۔

1۔ HRM پلاننگ

HRM کا یہ شعبہ موجودہ ملازمین کی Capacity اور کمپنی کے آپریشن کا موازنہ کرکے مستقبل کے لئے پلاننگ کرتا ہے اور کمپنی کو بتاتا ہے کہ آئندہ 5 یا 10 سالوں میں ہمیں اتنے کارکنان اس اس جگہ درکار ہوں گے۔ اس لئے یا تو ابھی سے موجودہ کارکنان کی ٹریننگ شروع کرو یا پھر اپنے آپریشنز کو محدود ہی رہنے دو۔

2۔ نئے ملازمین کا انتخاب

اس شعبہ کا کام ہر طرح کی خالی پوسٹ کو بھرنا ہوتا ہے۔ ان کا کام اسی وقت شروع ہوجاتا ہے جب کوئی سیٹ خالی ہوتی ہے یا پھر ہر سال روٹین میں بھرتی ہوتی ہے۔ ہر آسامی کی ایک خاص اہلیت ہوتی ہے پس اس کو لکھ کر اشتہار دینا یعنی ہمیں اس عمر کا اس تعلیم کا اس طرح کا ملازم چاہیئے۔

اس کے بعد اس سیٹ کے لئے آنے والے تمام لوگوں کی C.Vs (تفصیلی تعارف) کو دیکھنا اور انٹرویو کی کال بھیجنا اور آخر میں انٹرویو کرنا اور سب میں سے بہترین کو منتخب کرنا اسی شعبے کا کام ہے۔

ٹریننگ

یہ شعبہ سب سے زیادہ مہنگا اور اہم کام کرتا ہے بلکہ کہا جاتا ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ روپیہ اسی شعبہ پر خرچ ہوتا ہے۔

ٹریننگ ہمیشہ وقتی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے کروائی جاتی ہے۔ جس کو حاصل کرنے کے بعد کارکن فوراً اس پر عمل کرتا ہے جبکہ ترقی وغیرہ آئندہ 5 یا 10 سالوں کے لئے کروائی جاتی ہے اور یہ ایک لمبا اور صبر آزما مرحلہ ہوتا ہے۔ ٹریننگ دو طرح کی ہوتی ہے۔ یا تو وہیں ٹریننگ دی جائے جہاں لوگ کام کررہے ہیں اور ساتھ ساتھ کام بھی ہوتا رہے اور ساتھ ساتھ ٹریننگ بھی جبکہ دوسری طرح کی ٹریننگ کے لئے کام سے الگ کرکے کسی خاص سکول یا کنسلٹنٹ کے پاس بھیجنا ہوتا ہے۔

صحت اور تحفظ

بعض کمپنیوں میں HR کا شعبہ ہوتا ہے اور بعض میں برائے نام کسی اور شعبے کے ساتھ مل کر کام کرتا ہے۔ دراصل یہ کمپنی کے آپریشنز پر منحصر ہوتا ہے۔ Firefighting اور Mines میں یہ بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے اور T&D اور H&S کے شعبہ جات مل کر اہم کام کرتے ہیں۔

مراعات اور منافع

اس میں کارکنان کی تنخواہیں، بونس اور الاؤنسز کا حساب کتاب رکھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ حادثے کی صورت میں یا کارکن کی موت کی صورت میں کمپنی کی پالیسی کے تحت معاملے کو طے کیا جاتا ہے۔

کارکنان سے رابطہ

پاکستان کے نقطہ نظر کے تحت اس شعبے کی اہمیت بھی بہت زیادہ ہے۔ دراصل اس میں تمام قانونی پہلوؤں سے کارکنان کے Claims اور شرائط نوکری طے کئے جاتے ہیں۔ لیبر قوانین اور لیبر کورٹس میں ہر طرح کی جان پہچان رکھنے والے ہی اس شعبہ کو چلا سکتے ہیں۔ دراصل جس جگہ یونین ازم اور سیاسی مسائل زیادہ ہوں گے وہاں اس کو زیادہ اہمیت ہوگی۔ اور یہ ہمارے ہاں کافی زیادہ ہے۔

کارکنان کے بارے میں تحقیقات

یہ ایک ہنگامی شعبہ ہے۔ یہ ہر آرگنائزیشن میں نہیں ہوتا۔ یہ گزرے ہوئے واقعات کی تحقیقات، Motivation، Ethics اور بعض ایسے ہی ایشوز پر خفیہ ریسرچ کرتا ہے اور دیکھتا ہے کہ کیا ہمارے کارکنان ہم سے خوش ہیں یا ان سے بہتر طریق سے کام کس طرح لیا جاسکتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ کام انتہائی پڑھے لکھے لوگ سرانجام دیتے ہیں۔ بعض دفعہ ماہر نفسیات اور ماہر معاشیات کی مدد بھی لی جاتی ہے۔

ان تمام امور کو اکٹھا کرنے کا نام HRM ہے۔ ان تمام شعبہ جات میں مختلف مینیجرز ہوتے ہیں اور ایک جنرل مینیجر ہوتا ہے جو کہ تمام مینیجرز کا سربراہ ہوتا ہے لیکن یہ بھی ہر آرگنائزیشن کا اپنا اپنا سیٹ اپ ہوتا ہے۔ بعض میں ایسا بالکل نہیں ہوتا اور بعض میں بالکل ایسا ہی ہوتا ہے۔

1970ء کی دہائی میں اس طرح کے شعبہ نے کام شروع کیا جبکہ 80ء کی دہائی میں اس کو پرسنل شعبہ کا نام دیا گیا ہے لیکن 90ء کی دہائی میں اس کو HRM کہنا شروع کیا گیا اور اب اس میں مزید تبدیلیاں آرہی ہیں جو وقتی اور جغرافیائی حدود کے مطابق قدرتی عمل ہے۔

ایک نئی اصطلاح جو HRM میں آئی ہے وہ ہے IHRM انٹرنیشنل ہیومن ریسورسز مینجمنٹ۔ یہ ایک انتہائی وسیع وعریض فیلڈ ہے اور ملٹی نیشنل کلچر سے نپٹنے کے لئے ضروری ہے۔ ایسی کمپنیاں جو ایک سے زیادہ ممالک میں کام کررہی ہوں Multinational کہلاتی ہیں۔ ایسی کمپنیوں کے HR شعبے دو ہوتے ہیں۔ ایک ہیڈ کوارٹر میں اور ایک اس ملک میں جہاں وہ کام کررہی ہوتی ہے۔ ان دونوں کا آپس میں رابطہ ہی کامیابی کی ضمانت ہوتا ہے۔ کمپنی بعض دفعہ ہیڈ کوارٹر سے کارکن منگواتی ہے یا پھر اسی ملک کے باشندے رکھتی ہے جہاں وہ کام کررہی ہوتی ہے یا پھر کسی تیسرے ملک سے بھی ورکر لئے جاسکتے ہیں۔

اگرچہ IHRM میں کام تو بالکل وہی رہتا ہے لیکن اس کا دائرہ کار بہت پھیل جاتا ہے۔

الغرض HRM بہت وسیع اور ابھرتا ہوا فیلڈ ہے۔ اس میں پاکستان میں رہتے ہوئے بھی اور پاکستان سے باہر بھی نوکری کے بہت مواقع ہیں۔

خاکسار کے خیال کے مطابق ابھی تک HRM میں ماسٹر ڈگری صرف پنجاب یونیورسٹی لاہور ہی کروا رہی ہے۔ البتہ HRM میں MBA تو بہت جگہوں سے ہو رہا ہے مگر اگر آپ نے ایسی فیلڈ کو چننا ہے تو پھر اس میں ماسٹر ڈگری ہولڈر کی اہمیت بہر حال زیادہ ہے۔ کیونکہ MBA(HRM) میں تین یا چار مضمون HRM سے متعلق پڑھائے جائیں گے لیکن ماسٹران HRM میں آٹھ نو مضمون پڑھائے جائیں گے۔ ہر ایک ایسی سیٹ جس کے لئے HRM مطلوب ہو اس کے لئے ماسٹران HRM کی اہمیت بہر حال MBA(HRM) سے زیادہ ہوگی۔

پنجاب یونیورسٹی میں I.A.S. ڈیپارٹمنٹ (جس کا پرانا نام M.P.A. ہے) یہ ڈگری شروع کروا چکا ہے۔ پہلی مرتبہ داخلوں میں تمام نئے اور پرانے گریجویٹس کو لیا گیا تھا مگر دوسری مرتبہ مزید سختی کر کے صرف نئے B.A ، B.Sc والوں کو لیا گیا اور B.Com کی سیٹیں محدود کر کے دو کر دی گئی تھیں۔ اگر آپ کی B.A میں فرسٹ ڈویژن ہے اور کوئی سال ضائع نہیں کیا اور پچھلا ریکارڈ بھی اچھا ہے تو انشاءاللہ داخلہ ضرور ہو جائے گا۔

اس کورس کے لئے سمسٹر سسٹم ہے اور کل چار سمسٹر ہیں۔ ہر سمسٹر 6 ماہ کا ہے اور کل دو سال کا کورس ہے مگر مقالہ مکمل ہوتے ہوتے اڑھائی سال لگ جاتے ہیں۔ اساتذہ بھی انتہائی قابل ہیں اور بیشتر Ph.D ہیں۔ کلاس روم اور ڈیپارٹمنٹ میں تمام Latest چیزیں موجود ہیں۔ اوپن میرٹ پر اگر آپ کا نام آجائے تو دو سال کی فیس -/22,000 روپے ہے لیکن سیلف فنانس کی فیس -/2,00,000 ہے جو کہ یک مشت ادا کرنا ہوتی ہے جبکہ نصاب فیس اس کے علاوہ ہے۔ ایسے طلبا جو ضرور داخلہ لینا چاہتے ہوں اور نام بھی میرٹ لسٹ پر نہ آسکے ان کو مشورہ ہے کہ Self Finance کی بجائے سیلف سپورٹ کی بنیاد پر داخلہ لیں۔ اس کی فیس بھی تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے ہے اور ہر سمسٹر کے بعد 40 ہزار جمع کروا سکتے ہیں۔ جبکہ اس میں کلاسز کا وقت Afternoon ہے۔ یعنی 12:00 بجے سے شام 5:00 بجے تک۔ ایسے طالب علم جو کسی جگہ کام کرتے ہوں اور تجربہ ایک سال سے زیادہ ہو۔ وہ شام میں داخلے کے اہل ہیں۔ اس کی فیس بھی ڈیڑھ لاکھ روپے ہی ہے۔ جبکہ Afternoon اور Evening کے ساتھ Hostel کی سہولت نہیں ہے یہ صرف Morning کے لڑکوں کو ملتی ہے۔ امید ہے طلبا ان معلومات سے بھرپور فائدہ اٹھائیں گے اور اس شعبہ کو شرح صدر سے اپنا کر اپنے عملی تجربہ کا آغاز کریں گے۔

سب سے بڑا صحرا

صحرائے اعظم (Sahara) شمالی افریقہ
رقبہ 8400000 مربع کلومیٹر۔

انتصار احمد نذر صاحب

فقہ اکبر۔ علم فقہ کی مستند کتاب

فقہ اکبر عقائد کا ایک مختصر سا رسالہ ہے جسے حضرت امام ابوحنیفہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے مگر محققین کی رائے کے مطابق یہ حضرت امام صاحب کی تصنیف نہیں بلکہ اس روئے زمین پر آپ کی کوئی تصنیف باقی نہیں رہی۔ اس کتاب کے بارے میں مختلف لوگوں نے متضاد آراء کا اظہار کیا ہے۔ ایک رائے یہ ہے کہ الفقہ الاکبر دراصل عقائد اور اصول دین کی کتاب ہے۔ اس میں امام صاحب نے متعلقہ مسائل کے سلسلے میں اہل سنت والجماعۃ کے عقیدہ راسخہ کی توضیح کی ہے اور دوسرے فرقوں خوارج، معتزلہ وغیرہ کے عقائد کا رد کیا ہے مگر اس کتاب میں زیادہ اصطلاحی مفہوم میں فقہ کے مسائل نہیں۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ)

مولانا شبلی نعمانی اس کتاب کے بارے میں تحقیق کا نچوڑ یہ بیان کرتے ہیں کہ اگرچہ فقہ اکبر کو فخر الاسلام بزودی، عبدالعلی بحرالعلوم اور شارحین فقہ اکبر نے امام صاحب کی طرف منسوب کیا ہے لیکن ہم مشکل سے اس پر یقین کر سکتے ہیں یہ کتاب جس زمانہ کی تصنیف بیان کی جاتی ہے اس وقت تک یہ طرز تحریر پیدا نہیں ہوا تھا۔ وہ بطور ایک متن کے ہے اور اس اختصار اور ترتیب کے ساتھ لکھی گئی ہے جو متاخرین کا خاص انداز ہے۔ ایک جگہ اس میں جوہر و عروض کا لفظ آیا ہے۔ حالانکہ یہ فلسفیانہ الفاظ اس وقت تک زبان میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ بلاشبہ منصور عباسی کے زمانے میں فلسفہ کی کتابیں یونانی زبان سے عربی میں ترجمہ کی گئی تھیں لیکن یہ زمانہ امام صاحب کی آخری زندگی کا زمانہ ہے کسی طرح قیاس نہیں کیا جا سکتا کہ ترجمہ ہوتے ہی یہ الفاظ اس قدر جلد شائع ہو جائیں کہ عام تصنیفات میں ان کا رواج ہو جائے۔

یہ بحث تو درایت کی حیثیت سے تھی۔ اصول روایت کے لحاظ سے بھی یہ امر ثابت نہیں ہوتا۔ دوسری تیسری بلکہ چوتھی صدی کی تصنیفات میں اس کتاب کا پتہ نہیں چلتا قدیم سے قدیم تصنیف جس میں اس رسالہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ فخر الاسلام بزودی کی کتاب الاصول ہے۔ جو پانچویں صدی کی تصنیف ہے۔

تفصیلی بحث کے لئے دیکھئے (سیرۃ النعمان مصنفہ شبلی نعمانی ناشر ایم ثناءاللہ خان 26 ریلوے روڈ لاہور ص 148 تا 151)

فقہ اکبر کی ایک شرح ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر کے نام سے لکھی ہے۔

مرسلہ: مرزا خلیل احمد قمر صاحب

مولانا رومی کی شاعری کا مقصد

مولانا محمد جلال الدین رومی دنیائے تصوف کی ایک نامور اور معروف شخصیت ہیں آپ کی تصنیف مثنوی مولوی نے شہرت دوام پائی اور اپنے متنوع مضامین کے اعتبار سے عوام وخواص میں مقبول ہوئی۔ بعض صوفیاء نے اسے "ہست قرآں در زبان پہلوی" بھی لکھا ہے یہ مثنوی 2666 اشعار پر مشتمل ہے اور مولانا کے دیوان میں 50 ہزار اشعار ہیں۔ مولانا کی ایک اور کتاب جو "فیہ مافیہ" کے نام سے مشہور ہے وہ مولانا کے ملفوظات پر مشتمل ہے یہ کتاب مولانا روم کے مرید خاص اور جانشین سلطان بہاء الدین نے 4 رمضان 711 ہجری کو مکمل کی۔

یہ کتاب مخطوطہ کی صورت میں ریاست رام پور کے سرکاری کتب خانہ میں اور حیدر آباد دکن کے کتب خانہ میں اور ایران کے کتب خانہ "خانہ ملی" میں ایک معتبر نسخہ تھا جس کی کتابت 888 ہجری کی تھی۔ اس کتاب کی اشاعت کا سہرا جناب مولانا عبدالماجد دریا بادی کے سر ہے کہ انہوں نے مختلف نسخوں کا موازنہ کر کے پہلی دفعہ یہ کتاب 1928ء میں شائع کی۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ ڈاکٹر عبدالرشید تبسم صاحب نے ملفوظات رومی کے نام سے کیا ہے۔ اس میں سے ایک اقتباس پیش خدمت ہے۔

"وہ دوست جو میرے پاس آتے ہیں اس خوف سے کہ وہ ملول نہ ہوں میں شعر کہتا ہوں تا کہ ان کی توجہ لگی رہے۔ ورنہ کہاں میں اور کہاں شعر! خدا کی قسم میں شعر سے بیزار ہوں۔ اس سے بری چیز میرے نزدیک کوئی نہیں۔

یہ ایسے ہی ہے کہ کوئی شخص مہمان کی اشتہا کے لئے کیسہ میں ہاتھ ڈالے، اسے ہلائے اور دھوئے۔ چونکہ مہمان کی اشتہا کیسہ سے ہے۔ اس لئے یہ لازم ہوا۔ آدمی دیکھتا ہے کہ فلاں شہر میں خلقت کو کونسا سامان چاہئے۔ اور کس سامان کے خریدار موجود ہیں۔ اس ضرورت کے مطابق ہی آدمی سامان خریدتا اور بیچتا ہے۔ خواہ وہ سامان گھٹیا قسم کی متاع ہی کیوں نہ ہو۔ میں نے علوم کی تحصیل کی اور اس میں تکالیف اٹھائیں۔ تا کہ فضلا، محققین، زیرک اور دقیقہ رس لوگ میرے پاس آئیں اور میں انہیں نفیس اور نایاب اشیاء پیش کروں۔ خود خدا نے یہی چاہا۔ اس نے ان سب علوم کو یہاں جمع کر دیا۔ اور ان سے متعلق تکالیف بھی یہاں لے آیا۔ تا کہ میں اس کام میں مشغول ہو جاؤں۔ میں کیا کر سکتا تھا۔ میرے ملک اور میری قوم میں شاعری سے زیادہ باعث ننگ کوئی کام نہ تھا۔ اگر ہم اس ملک میں رہتے، تو وہاں کی طبائع کے مطابق زندگی بسر کرتے۔

اور وہی کچھ کرتے، جو وہاں لوگ چاہتے۔ جیسے درس دینا، کتابیں تصنیف کرنا، ذکر و وعظ کرنا اور زہد و عمل کو ظاہر طور پر بروئے کار لانا۔

(ملفوظات رومی ص 129-130 (اردو ترجمہ فی ما فیہ ترجمہ عبدالرشید تبسم ناشر ادارہ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ لاہور)

بقیہ صفحہ 4

مکرم عبدالعزیز دین صاحب ویلفیئر سیکرٹری۔ مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب ممبر۔ مکرم شمس الرحمن بنگالی بار ایٹ لاء ممبر۔ مکرم پروفیسر سلطان محمود شاہد صاحب ممبر۔ خاکسار کے آنے کے بعد خاکسار کو بطور نائب امام اور جنرل سیکرٹری شامل کر لیا گیا تھا۔

مشن کا ماہوار چندہ ان دنوں پچیس تیس پونڈ کے لگ بھگ ہوتا تھا۔ چونکہ اس رقم سے بجٹ پوری طرح نہیں چل سکتا تھا۔ اس لئے جو کمی رہ جاتی تھی وہ مرکز کے حکم سے ایسٹ افریقہ سے آجاتی تھی اور اس طرح کام چلتا رہتا تھا۔ 61 میلروز روڈ کے تین فلیٹ کرایہ پر تھے اس سے 15 پونڈ ہفتہ وار وصول ہو جاتے تھے۔ اور اس طرح مجموعی ماہوار آمدنی 80 سٹرلنگ پونڈ کے لگ بھگ ہو جاتی تھی۔

مشن ہاؤس سے ملحقہ وسیع باغ کی صفائی کٹائی اور پھلدار درختوں کی نگہداشت ایک مشکل کام تھا۔ باغبان رکھنے کی توفیق نہ تھی اس لئے یہ کام عموماً وقار عمل کے ذریعہ ہو جایا کرتا تھا۔ گرمیوں میں درخت سیبوں اور ناشپاتیوں سے لد جاتے تھے۔ اس میں سے پھل اتار کر ارد گرد ہمسایوں میں اور احمدیوں میں تقسیم ہو جایا کرتا تھا۔ اور زائد پھل کو مجبوراً زمین میں دبا دیا جاتا تھا۔ ان دنوں فریج فریزر تو ہوتے نہ تھے۔ پھل گل سڑ جانے سے کیڑے مکوڑوں کا خطرہ ہوتا تھا۔ بعد میں جدید مشن ہاؤس اور محمود ہال بن جانے کی وجہ سے یہ درخت کاٹنے پڑے۔ اور اب مشن کے احاطہ میں کوئی پھلدار درخت نہیں ہے۔

☆......☆......☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہوتو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ)

مسل نمبر 39862 میں آصفہ شریف زوجہ چوہدری محمد شریف قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A-3/45 دارالعلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 15-8-04 میں وصیت کرتیہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔طلائی زیور مالیت -/39100 روپے۔2۔ حق مہر وصول شدہ -/6000 روپے۔3۔نقد رقم بنک میں جمع -/50000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتی رہوں گی اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ آصفہ شریف گواہ شدنمبر 1 غضنفر احمد عدنان ولد چوہدری محمد شریف 3/45 دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شدنمبر 2 عرفان احمد ولد چوہدری محمد شریف A-3/45 دارالعلوم وسطی ربوہ

مسل نمبر 39863 میں زاہد اقبال ولد رشید احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 3/57 دارالعلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد زاہد اقبال گواہ شدنمبر 1 رشید احمد ولد منیر احمد A-12/34 دارالرحمت شرقی ب ربوہ گواہ شدنمبر 2 شاہد اقبال ولد رشید احمد دارالرحمت شرقی ب ربوہ

مسل نمبر 39864 میں تحسین اختر بنت چوہدری محمد شفیق قوم آرائیں پیشہ طالب علم عائشہ دینیات اکیڈمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4/45 دارالعلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-10-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔طلائی زیورات 5 گرام 620 ملی گرام مالیتی -/4400 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتی رہوں گی اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ تحسین اختر گواہ شدنمبر 1 راشد جاوید وصیت نمبر 26012 گواہ شدنمبر 2 عثمان علی ولد چوہدری محمد شفیق 4/45 دارالعلوم وسطی ربوہ

مسل نمبر 39865 میں عنبرین شفیق بنت چوہدری محمد شفیق قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4/45 دارالعلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-10-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔طلائی زیور 4 گرام 40 ملی گرام -/3150 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتی رہوں گی اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ عنبرین شفیق گواہ شدنمبر 1 راشد جاوید وصیت نمبر 26012 گواہ شدنمبر 2 عثمان علی ولد چوہدری محمد شفیق A-4/45 دارالعلوم وسطی ربوہ

مسل نمبر 39866 میں بشریٰ فواد زوجہ فواد احمد قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 17/30 دارالعلوم شرقی برکت ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔حق مہر -/70000 روپے۔ 2۔ زیور وزنی تقریباً 22 تولہ مالیتی -/128500 روپے۔ 3۔ایک سیٹ چاندی قیمت -/700 روپے۔ 4۔ پرائز بانڈ مالیتی -/2250 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتی رہوں گی اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ بشریٰ فواد گواہ شدنمبر 1 فواد احمد ولد محمد اکبر 17/30 علوم شرقی برکت ربوہ گواہ شدنمبر 2 محمد اکبر راحق ولد عبدالکریم مرحوم 17/30 علوم شرقی برکت ربوہ

مسل نمبر 39867 میں شاہد ارشاد ولد ارشاد احمد قوم آرائیں پیشہ..........عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 61۔ دارالعلوم شرقی برکت ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 30-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد شاہد ارشاد گواہ شد نمبر 1 عبدالغفار ولد ارشاد احمد 61 دارالعلوم شرقی برکت ربوہ گواہ شدنمبر 2 مقصود احمد ولد ارشاد احمد 61 دارالعلوم شرقی برکت ربوہ

مسل نمبر 39868 میں سدرہ بیگم بنت محمد سلیم بٹ قوم کشمیری پیشہ تعلیم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 16۔ دارالعلوم شرقی برکت ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔زیور کانٹے وزن 1 تولہ موجودہ قیمت -/9000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتی رہوں گی اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ سدرہ بیگم گواہ شدنمبر 1 محمد سلیم بٹ ولد محمد حنیف بٹ 16 دارالعلوم شرقی برکت ربوہ گواہ شدنمبر 2 یحییٰ بٹ ولد محمد سلیم 16۔ دارالعلوم شرقی برکت ربوہ

مسل نمبر 39869 میں مدیحہ کوثر بنت غلام قادر قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ طاہر آباد غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 21-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔زیور ایک تولہ مالیت تقریباً -/7000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتی رہوں گی اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ مدیحہ کوثر گواہ شدنمبر 1 غلام قادر ولد محمد یعقوب محلّہ طاہر آباد غربی ربوہ گواہ شدنمبر 2 پرویز احمد عاصم ولد نذیر حسین طاہر آباد غربی ربوہ

مسل نمبر 39870 میں بشیر احمد ولد محمد دین قوم مغل پیشہ فارغ عمر 84 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 46 شمالی گلی نمبر 2 سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 12-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔رہائش مکان برقبہ 6 مرلہ چک 46 شمالی سرگودھا موجودہ قیمت تقریباً -/425000 روپے۔ 2۔ 7 مرلے پلاٹ جس میں دوعدد دکانیں بمہ چاردیواری نزد قینچی موڑ لاہور روڈ سرگودھا جس کی مالیت تقریباً -/2500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد بشیر احمد گواہ شدنمبر 1 محمد اشرف ڈھڈی ولد غلام محمد ڈھڈی چک نمبر 46 شمالی نمبر 2 سرگودھا گواہ شدنمبر 2 ملک محمد تجمل وصیت نمبر 28258

سردی کا علاج معجون فلاسفہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 04524-212434 فیکس: 213966

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

بدھ 22 دسمبر 2004ء

12-40 a.m	لقاءمع العرب
1-40 a.m	بچوں کا پروگرام
2-05 a.m	گلشن وقف نو
3-05 a.m	لجنہ میگزین
3-50 a.m	سوال وجواب
5-00 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کلاس
7-10 a.m	خطبہ جمعہ
7-45 a.m	تقاریر
8-15 a.m	گلدستہ پروگرام
8-45 a.m	سوال وجواب
9-45 a.m	ہماری کائنات
10-15 a.m	تقاریر جلسہ سالانہ
11-00 a.m	تلاوت، درس، خبریں
12-00 p.m	لقاءمع العرب
1-05 p.m	سواحیلی سروس
2-05 p.m	خطبہ جمعہ
3-15 p.m	انڈونیشین سروس
4-25 p.m	سفر ہم نے کیا
5-00 p.m	تلاوت، درس، خبریں
5-50 p.m	تقاریر جلسہ سالانہ
6-50 p.m	ہماری کائنات
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-15 p.m	خطبہ جمعہ
9-20 p.m	چلڈرنز کلاس
9-45 p.m	گلدستہ پروگرام
10-20 p.m	تقاریر جلسہ سالانہ
10-45 p.m	سوال وجواب
11-25 p.m	بچوں کا پروگرام

جمعرات 23 دسمبر 2004ء

1-15 a.m	لقاءمع العرب
2-25 a.m	بچوں کا پروگرام
3-05 a.m	خطبہ جمعہ
3-55 a.m	سفر ہم نے کیا
5-00 a.m	تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
6-00 a.m	خطبہ جمعہ
7-00 a.m	گلشن وقف نو
8-00 a.m	ترجمۃ القرآن
9-20 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
10-00 a.m	مشاعرہ
11-00 a.m	تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
11-55 a.m	لقاءمع العرب
1-00 p.m	پشتو پروگرام
1-45 p.m	ملاقات
2-50 p.m	انڈونیشین سروس
3-50 p.m	مشاعرہ
5-00 p.m	تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
6-00 p.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
6-30 p.m	بنگلہ سروس
7-40 p.m	ملاقات
8-00 p.m	گلشن وقف نو
9-00 p.m	ترجمۃ القرآن
10-00 p.m	مشاعرہ
11-15 p.m	لقاءمع العرب

ضرورت ٹیچر

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں کیمسٹری پڑھانے کیلئے مرد اور خواتین ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ خواہشمند اپنی درخواستیں صدر صاحب حلقہ کی تصدیق سے بنام چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن لکھ کر خاکسار کو بھجوا دیں۔

مضمون: کیمسٹری

تعلیمی قابلیت: ایم۔ایس۔سی (کیمسٹری)

نوٹ درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 30 دسمبر 2004ء ہے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

نصرت جہاں اکیڈمی میں داخلہ پریپ کلاس 2005ء

نصرت جہاں اکیڈمی میں پریپ کلاس کا داخلہ ٹیسٹ 12-13 فروری 2005ء کو ہوگا۔ داخلہ فارم آفس سے دستیاب ہونگے۔ داخلہ فارم کے ساتھ تصدیق شدہ برتھ سرٹیفکیٹ منسلک کریں۔ داخلہ فارم پرائمری سیکشن کے کلرک آفس میں 9 جنوری 2005ء تا 2 فروری 2005ء جمع کروائے جاسکتے ہیں۔ پریپ کلاس میں داخلہ کیلئے طلباء وطالبات کی عمر 31 مارچ 2005ء تک ساڑھے چار سال تا ساڑھے پانچ سال ہونی چاہئے۔ تحریری امتحان اور انٹرویو درج ذیل تاریخوں کو ہونگے۔

قاعدہ + تحریری امتحان 12 فروری صبح 8:00 بجے

انٹرویو فرسٹ گروپ

13 فروری صبح 7:45 تا 11:00 بجے

انٹرویو سیکنڈ گروپ

13 فروری صبح 11:30 تا 2:00 بجے

داخلہ ٹیسٹ درج ذیل سلیبس کے مطابق تحریری اور زبانی ہوگا۔

انگلش: انگریزی حروف تہجی Aa To Zz

اردو: اردو حروف تہجی الف تا ے

حساب: گنتی 1 تا 20

قاعدہ: یسرنا القرآن صفحہ 1 تا 13 عربی تلفظ کے ساتھ سناجائے گا۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 19۔دسمبر 2004ء	
طلوع فجر	5:33
طلوع آفتاب	7:01
زوال آفتاب	12:05
وقت عصر	3:38
غروب آفتاب	5:09
وقت عشاء	6:37

بقیہ صفحہ 1

سے کیا گیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس نے عہد دوہرایا۔ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب منتظم اعلیٰ علمی ریلی و نائب صدر صف اول مجلس انصاراللہ پاکستان نے علمی ریلی کی تفصیلی رپورٹ پیش کی جس میں انہوں نے ہونے والے مقابلہ جات کی تفصیل سے آگاہ کیا۔ محترم مہمان خصوصی نے پوزیشنز حاصل کرنے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے۔ ان مقابلوں میں مجموعی طور پر اول ضلع لاہور تھا۔ مکرم چوہدری منیر مسعود صاحب ناظم ضلع لاہور نے انعام وصول کیا۔ زعامت ہائے علیاء میں اول ربوہ رہا۔ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ انصاراللہ مقامی ربوہ نے انعام وصول کیا۔ حسن کارکردگی میں بہترین رکن انصاراللہ مکرم جمیل احمد بٹ صاحب کلفٹن کراچی رہے۔ اسی تقریب میں سالانہ مقالہ نویسی میں اعزاز پانے والے انصار میں بھی انعامات تقسیم کئے گئے۔ مہمان خصوصی نے اختتامی خطاب میں مجلس انصاراللہ پاکستان کے تحت منعقد ہونے والے ان علمی مقابلہ جات کے مقصد سے آگاہ فرمایا۔ نیز مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالی۔ دعا کے ساتھ اس تقریب اور ریلی کا اختتام ہوا۔ اس کے بعد ظہر وعصر کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں اور تمام مہمانان اور شرکاء کو انصاراللہ کے سبزہ زار میں ظہرانہ دیا گیا۔

C.P.L 29

زری کے بہترین سوٹوں پر زبردست لوٹ سیل لگ گئی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 04524-213158

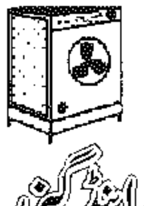
5114822
5118096
5156244
افضل روم کولر اینڈ گیزرز
پرانے کولر اینڈ گیزرز کی ریپئرنگ بھی کی جاتی ہے
1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور

مکان برائے فروخت
3 کمرے، کچن، سٹور، دو اٹیچ باتھ روم، چار ہزار گیلن انڈر گراؤنڈ اور چھ سو گیلن اوورہیڈ واٹر ٹینک
مکان نمبر 8/25 دارالرحمت شرقی ربوہ۔ رقبہ 10 مرلے
بالمشافہ ملیں سید مسعود احمد شاہ۔ فون: 04524-212158

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہر لحاظ سے قابل اعتماد مختلف رنگوں میں دستیاب
سونی سائیکل
اور دیگر سپیئر پارٹس مارکیٹ سے دستیاب ہیں
5 سال کی گارنٹی
پیارے بچوں کے لئے خوبصورت تحفہ
پاکستانی بنئے
بین الاقوامی معیار کے ساتھ
پاکستانی مصنوعات خریدیئے
تیار کردہ: سونی سائیکل انڈسٹریز، لاہور فون: 7232985، 7238497